OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.10 Issue 11 June 2022

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوتیلی اولاد کے اعزازات، امتیازات اور تخصصات

THE HOLY PROPHET'S STEP-CHILDREN AND THEIR HONORS; DISTINCTIONS AND SPECIALTIES

Dr. Muhammad Afzal
Assistant Professor, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore.

Abstract: Stepfamily means a family in which at least one of the mother or father has no blood relationship with the child. One of the parents has children from the previous relationship. In the present era, many social changes and traditions are growing. The trend of divorce has increased in the society. The reason for this increase is a separate topic, but the next step after this change is the emergence of many mixed families in which one or both of the married couple have child from their former spouse .In these circumstances, step-parents need to be guided by the Holy Prophet's (P.B.U.H) examples of their responsibilities towards step-children, since the Holy Prophet's (P.B.U.H) four wives had children from ex-husbands and they lived in the Holy Prophet's homes. The Holy Prophet (peace and blessings of Allah be upon him) trained them to the best of their ability and made them the best members of the society, and they could get many honors, privileges and specialties.

Keywords: Step-children, Holy Prophet, responsibilities, ex-husband, honors, privileges.

رسول اکرم ﷺ نے اپنی زندگی مبارکہ میں کئی ایک شادیاں کی تھیں، جن معزز خواتین اسلام کو حرم رسالت میں داخل ہونے اور امھات المومنین کا عظیم شرف پانے کا اعزاز نصیب ہوا، ان میں سے اکثریت مطلقہ یا بیوہ کی تھی۔ ازواج مطہرات میں سے بعض وہ بھی تھیں کہ جب وہ حرم رسالت میں آئیں تو وہ صاحب اولاد تھیں۔ ان کی اولادوں کا مکمل انتظام وانصرام رسول اکرم ﷺ نے اپنے ذمہ لیا تھا۔ ان کی تعلیم وتربیت میں ایک شفیق والد کا کردار ادا کیا اور ان کو معاشرہ کے کارآمد افراد کی صف میں کھڑا کر دیا۔ نبی اکرم ﷺ نے سوتیلی اولاد سے جو حسن سلوک اور پدرانہ شفقت فرمائی تھی اسی کی وجہ سے آپ ﷺ کی سوتیلی اولاد اس قابل ہوئیں کہ انہوں نے دین اسلام کی بہترین خدمات سرانجام دیں۔

موجودہ دور میں بہت سی معاشرتی تبدیلیاں اور روایات نمو پارہی ہیں۔ معاشرے میں طلاق کا رجحان بہت بڑھ گیا ہے۔ اس اضافے کی وجہ کیا ہے، یہ ایک علیحدہ موضوع ہے، مگر اس تبدیلی کے بعد اگلے قدم کے طور پر بہت سے ایسے مخلوط خاندان وجود میں آرہے ہیں جن میں شادی شدہ جوڑے میں سے کوئی ایک یا دونوں فرد اپنے سابقہ شریکِ حیات سے ہونے والے بچوں کو اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔ ان بدلتی ہوئی معاشرتی اقدار میں سوتیلے والدین کے لیے ایک مناسب مقام متعین کرنے، اس مقام کو قبول کرنے اور ان کی رہنمائی کے لئے اسوہ حسنہ سے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

رسول اکرم ﷺ کی شادیوں کی حکمتیں اور فوائد علماء کرام نے کئی ایک لحاظ سے بیان کیئے ہیں، ان میں سے ایک بہت ہی اہمیت کا حامل معاملہ مطلقہ یا بیوہ عورت کی اولاد کو سہارا دینا اور اس کے بچوں کی کفالت اور تعلیم وتربیت کی ذمہ داری کے بارے میں اسوہ حسنہ سے رہنمائی مقصود تھا۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی ازواج میں سے چار ازواج حضرت خدیجہؓ حضرت سودہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور حضرت ام حبیبہؓ کی اولاد کے تذکار مبارکہ کتب حدیث، سیر، طبقات اور انساب میں ملتے ہیں اور ان اولادوں کی تعلیم وتربیت میں رسول اکرم ﷺ نے جو کردار ادا کیا ہے اس کی کئی ایک مثالیں ذخیرہ حدیث اور کتب سیر میں موجود ہیں، آپ ﷺ کے ربائب (سوتیلی اولاد) نے جو خدمات اسلام میں اعزازات پائے ہیں وہ بھی آپ ﷺ کی طرف سے کی گئی بہترین تربیت اور راہنمائی کی وجہ سے ہی ممکن ہوئے ہیں۔

کتب سیر، طبقات، انساب اور تاریخی دستاویزوں سے جو آپ ﷺ ربائب (سوتیلی اولاد) کے تذکار مبارکہ میسر آسکے ہیں وہ تعداد میں بارہ(12) ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے

حضرت خدیجہؓ کے پانچ بچے تھے جب وہ حرم نبوی میں آئی تھیں۔ جن کے اسماء مبارک یہ ہیں:

1۔ ہند بن ابی ہالہؓ

2۔ ہالہ بن ابی ہالہ تمیمیؓ

3۔ حارث بن ابی ہالہؓ

4۔ طاہر بن ابی ہالی التمیمی الاسدیؓ

5۔ ہند بنت عتیقؓ حضرت سودہؓ کا ایک بچہ تھا جو ان کے پہلے شوہر سکرانؓ کا تھا۔ جس کا نام تھا: عبدالرحمان بن سکرانؓ

حضرت ام سلمہؓ کے بطن سے پانچ بچے تھے اور رسول اکرم ﷺ نے شادی کے موقع پر ہی ان کی کفالت و تربیت کا ذمہ لے لیا تھا۔ جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:

1۔ سلمہ بن ابی سلمہؓ

2۔ عمر بن ابی سلمہؓ

3۔ درہ بنت ابی سلمہؓ

4۔ زینب بنت ابی سلمہؓ

5۔ ام کلثوم بنت ابی سلمہؓ

حضرت رملہ معروف ام حبیبہؓ کی ایک بچی تھی، جن کو نبی اکرم ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنھا سے شادی کے وقت اپنی کفالت میں لے لیا تھا۔ ان کا نام تھا۔

حبیبہ بنت عبید اللہ بن جحشؓ

رسول اکرم کی سوتیلی اولاد کو جو اعزازات، امتیازات اور تخصصات حاصل ہوئے ہیں ان میں سے چند ایک کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- **حضرت ہند بن ہالہؓ**

یہ اپنے بارے میں خود فرماتے ہیں کہ میں چار چیزوں کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں جیسا کہ ابن قتیبہ نے ان کے حوالے سے نقل کیا ہے:

"قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ: وَأَحْسَنُ مِنْ هَذَا قَوْلُ هِنْدِ بْنِ أَبِي هَالَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ ﷺ، كَانَ يَقُولُ: أَنَا أَكْرَمُ أَرْبَعَةٍ: أَبًا وَأُمًّا وَأَخًا وَأُخْتًا؛ أَبِي: رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأُمِّي خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ، وَأُخْتِي فَاطِمَةُ، وَأَخِي الْقَاسِمُ. قَالَ: فَهَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةُ بِهِمْ فَخْرُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ لَا أَرْبَعْتُهَا"([1])

"ابن قتیبہ نے فرمایا: ہند بن ابی حالہ (جو نبی ﷺ کے ربیب تھے) نے کیا خوبصورت بات کہی، آپ فرمایا کرتے تھے: میں چار وجہ سے سب سے زیادہ معزز ہوں، یعنی والد، والدہ، بھائی اور بہن کی وجہ سے، میرے والد رسول اللہ ﷺ، میری والدہ خدیجہ بنت خویلد، میری بہن فاطمہ اور میرے بھائی قاسم ہیں، فرمایا ان چاروں کی وجہ سے دنیا اور آخرت میں فخر کیا جا سکتا"۔

ان کی شان و مرتبت اس بات سے بھی عیاں ہوتی ہے کہ یہ نبی ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ کی میت کو لحد میں اتارنے والوں میں شامل تھے جس کی ایک وجہ یہ بھی ذکر کی گئی ہے کہ وہ ان کے رضاعی بھائی بنتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے واضح ہوتا ہے

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: فَابْنَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ هَذِهِ هِيَ أُمُّ كُلْثُومٍ، تُوُفِّيَتْ وَكَانَتْ وَفَاتُهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فِي سَنَةِ تِسْعٍ مِنَ الْهِجْرَةِ. وَتَأَمَّلْنَا قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَدْخُلِ الْقَبْرَ أَحَدٌ قَارَفَ أَهْلَهُ اللَّيْلَةَ"، فَوَجَدْنَا الْمُقَارَفَةَ قَدْ تَكُونُ مِنَ الْمُقَاوَلَةِ الْمَذْمُومَةِ، وَقَدْ تَكُونُ مِنْ غَيْرِهَا مِنَ الْإِصَابَةِ وَاسْتَحَالَ عِنْدَنَا أَنْ يَكُونَ أَرَادَ بِذَلِكَ الْإِصَابَةَ؛ لِأَنَّ إِصَابَةَ الرَّجُلِ أَهْلَهُ غَيْرُ مَذْمُومَةٍ وَكَانَ الَّذِينَ كَانَ إِلَيْهِمْ نُزُولُ قَبْرِهَا وَإِدْخَالُهَا فِيهِ مِنْ ذَوِي أَرْحَامِهَا الْمُحَرَّمَاتِ مِنْهَا، وَلَا نَعْلَمُ كَانَ مِنْهُمْ حِينَئِذٍ حَاضِرًا غَيْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِأَنَّهُ أَبُوهَا وَغَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَغَيْرَ مَنْ كَانَ يَمَسُّهَا بِرَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْ قِبَلِ أُمِّهَا وَهُوَ أَخُوهَا لِأُمِّهَا هِنْدُ بْنُ أَبِي هَالَةَ التَّمِيمِيُّ، وَمَنْ عَسَى أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا حُرْمَةٌ بِرَضَاعٍ، فَكَانَ هَؤُلَاءِ أَوْلَى النَّاسِ بِإِدْخَالِهَا قَبْرَهَا۔([2])

ابو جعفر نے کہا یہ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثوم ہیں، آپ رضی اللہ عنہا سن 9 ہجری میں فوت ہوئیں، اور ہم نے نبی کریم ﷺ کے فرمان پر غور کیا کہ "ان کی قبر میں وہ شخص داخل نہ ہو جس نے رات کو اپنی بیوی سے جماع کیا ہو۔" ہمارا خیال تھا کہ کبھی یہ بات مذمت کے طور پر کی جاتی ہے اور بعض اوقات مذمت اس مراد نہیں لی جاتی بلکہ اس سے مراد جماع ہی ہوتا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات تسلیم کرنا محال ہے کہ آپ ﷺ کے اس فرمان سے مراد جماع کی مذمت ہو، کیونکہ کسی آدمی کا اپنی بیوی سے جماع کرنا مزموم عمل نہیں

ہوتا۔ آپ (ہند بن ابی ہالہ) محرم رشتہ دار ہونے کی وجہ سے حضرت ام کلثومؓ کو قبر میں اتارنے کے لئے ان کی قبر میں داخل ہوئے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ جو ان (حضرت ام کلثومؓ) کے والد تھے اور آپ ﷺ کے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب اور اس محرم رشتہ دار کے علاوہ جو ان کی (حضرت ام کلثومؓ) کی والدہ کے طرف سے تھے کسی نے میت کو چھوا ہو۔ ہند بن ابی ہالہ تمیمیؓ والدہ کی طرف سے ان کے بھائی تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ہالہ بن ابی ہالہ اور حضرت ام کلثومؓ کے درمیان رشتہ رضاعت بھی ہو۔ یہ لوگ باقی لوگوں سے زیادہ حق رکھتے تھے کہ ان کو قبر میں اتاریں۔

ان کا ایک اعزاز یہ بھی ہے کہ یہ بہت فصیح و بلیغ تھے اور رسول اللہ ﷺ کے شاندار انداز میں اوصاف بیان کرنے والے تھے۔ ابو عبیدہ اور ابن قتیبہ نے اس حوالے سے ان کی تعریف کی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے حلیہ مبارک کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ (3)

حضرت حسن بن علیؓ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ، وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا،-------- قَالَ الْحَسَنُ: فَكَتَمْتُهُ الْحُسَيْنَ زَمَانًا، ثُمَّ حَدَّثْتُهُ، فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَمَّا سَأَلْتُهُ عَنْهُ، وَوَجَدْتُهُ قَدْ سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ مَدْخَلِهِ، وَعَنْ مَخْرَجِهِ وَشَكْلِهِ، فَلَمْ يَدَعْ مِنْهُ شَيْئًا.(4)

میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے نبی کریم ﷺ کا حلیہ مبارک دریافت کیا وہ نبی کریم ﷺ کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت سے اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے----۔ حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں میں نے حسینؓ سے کچھ عرصہ تک مخفی رکھی تھیں، پھر ان اوصاف کے بارے میں ان سے بات ہوئی تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے ہی ان اوصاف کو جان چکے تھے، چنانچہ انہوں نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے ان سے کیا تھا، مجھے علم ہوا کہ انہوں نے والد گرامی سے آپ ﷺ کے گھر میں آنے اور باہر جانے کے بارے میں اور آپ کی صورت کے بارے میں بھی پوچھا اور کسی چیز کو نہیں چھوڑا۔

- **حضرت ہالہ بن ابی ہالہؓ**

رسول اکرم ﷺ ان سے خصوصی محبت فرمایا کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کی عادات سیدہ خدیجہؓ سے بہت قریب تھیں۔ معجم للطبرانی میں ہے

زَيْدِ بْنِ هَالَةَ، عَنْ أَبِيهِ هَالَةَ، أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهُوَ رَاقِدٌ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَمَّ هَالَةَ إِلَى صَدْرِهِ، وَقَالَ: «هَالَةُ، هَالَةُ، هَالَةُ» قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: «كَأَنَّهُ ﷺ سُرَّ بِهِ لِقَرَابَتِهِ مِنْ خَدِيجَةَ»(5)

زید بن ہالہ اپنے والد ہالہ بن ابی ہالہ سے بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب آپ آرام فرمارہے تھے۔ آپ ﷺ ان کی آہٹ سن کر بیدار ہوئے اور فرط محبت سے حضرت ہالہ کو سینے سے لگالیا اور فرمانے لگے "ہالہ آگئے، ہالہ آگئے، ہالہ آگئے "ابوالقاسم کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہالہ کو دیکھ کر اس وجہ سے خوش ہوتے تھے کیونکہ ان کی قرابت خدیجہؓ سے ملتی تھی۔

- **حضرت حارث بن ابی ہالہؓ**

یہ اسلام کے پہلے شہید ہیں۔ ان کے متعلق ابن حزم اور کلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ یہ رکن یمانی کے نیچے سب سے پہلے تاریخ اسلام میں شہید ہونے والے شخص ہیں۔ عسکری کا کہنا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اعلانیہ دعوت کا حکم دیا تو آپ مسجد حرام میں کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا ''قولوا لا الہ الااللہ تفلحوا'' لوگ آپ ﷺ کو مارنے کے لیے آئے۔ وہاں حارث بن ابی ہالہؓ آپ کا دفاع کرنے کے لیے آئے تو لوگوں نے آپ ﷺ کو چھوڑا اور حارث بن ابی ہالہؓ کو شہید کر دیا۔ عثمان بن مظعونؓ فرماتے ہیں کہ جب حارث بن ہالہؓ شہید ہوئے تو اس وقت ہم چالیس افراد تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے حارث بن ابی ہالہ جیسا کسی کو نہیں دیکھا۔(6)

- **حضرت طاہر بن ابی ہالہ التمیمی الاسدیؓ**

ان کی ذمہ داری رسول اکرم ﷺ نے یمن والوں سے زکوٰۃ کی وصولی کے لئے لگائی تھی۔

عن أَبِي موسى، قال: بعثني رَسُول اللَّهِ ﷺ خامس خمسة عَلَى أخلاف اليمن: أنا، ومعاذ بْن جبل، وخالد بْن سَعِيد بْن العاص، والطاهر بْن أَبِي هالة، وعكاشة بْن ثور، فبعثنا متساندين، وأمرنا أن نتياسر، وأن نسير ولا نعسر، ونبشر ولا ننفر، وأن إذا قدم معاذ طاوعناه ولم نخالفه.(7)

حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ مجھے معاذ،خالد بن سعید بن العاص، طاہر بن ابی ہالہ ،عکاشہ بن ثور کو نبی ﷺ نے ملک یمن کے مختلف علاقوں کی زکوٰۃ کی وصولی کے لیے روانہ فرمایااور ہمیں آسانی کرنے کا حکم دیااور تنگی دینے سے منع فرمایا،خوشخبری دینے کا حکم دیااور نفرت پھیلانے سے منع کیااور یہ کہ معاذ آجائیں ان کی اطاعت کرناان کی مخالفت نہ کرنا۔

طاہر بن ابی ہالہؓ تہامہ علاقہ کے ازد قبلہ کے مرتدین پر حملہ کرنے والے پہلے شخص ہیں۔طاہر ان تک پہنچے،ان پر فتح حاصل کی اور بدامنی والے راستوں پر امن قائم کیااور بری چیزوں پر نشانات لگائے۔(8)

- **حضرت ہند بنت عتیقؓ**

ان کے نام سے سیدہ خدیجہؓ کی کنیت "ام ہند" ہے۔

ھند بنت عتیقؓ کی شادی اپنے چچازاد صیفی بن امیہ بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم سے ہوئی جن سے ایک بچہ محمد بن صیفی پیدا ہوا۔اسی وجہ سے ان کی کنیت ابو محمد ہے۔اسی محمد کی اولاد کو سیدہ خدیجہ کی طرف نسبت کی وجہ سے بنو الطاہرہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے اور ھند بنت عتیق کی وجہ سے حضرت خدیجہؓ کو ام ھند کی کنیت سے یاد کی جاتا ہے۔(9)

- **حضرت عبدالرحمٰن بن سکرانؓ**

ان کا امتیاز ہے کہ انہوں نے جنگ جلولاء میں شہادت پائی جو فارس کے علاقہ میں حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں ہوئی تھی:

عبد الرحمن قتل فی حرب جلولا وهو اسم قرية من قرى فارس وتلك الحرب وقعت هناك۔(10)

- **حضرت سلمہ بن ابی سلمہؓ**

ان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ان کی شادی نبی کریم ﷺ نے اپنے ہی خاندان میں حضرت حمزہؓ کی بیٹی حضرت امامہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب کے ساتھ کی تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ دیکھو میں نے ان کی شادی کر دی ہے۔(11)

نبی کریم ﷺ ان سے بہت زیادہ محبت فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ لوگ ان کو حضرت اسامہ بن زیدؓ کے ہم پلا سمجھتے تھے کہ جس طرح اسامہ بن زیدؓ کا رسول اکرم ﷺ کے ہاں کے مقام تھا اسی طرح حضرت سلمہ بن سلمہؓ کی بھی

اہمیت تھی۔ جیسے ایک قبیلہ کے لوگوں نے چوری کرنے والی خاتون کے متعلق حضرت اسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرنے کا مطالبہ کیا بعینہ حضرت سلمہ بن ابی سلمہؓ سے بھی سفارش کرنے کی درخواست کی تھی۔ جیسا کہ درج ذیل حدیث سے یہ بات واضح ہو رہی ہے:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ قَدْ سَرَقَتْ، فَعَاذَتْ بِرَبِيبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَاللَّهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا» ، فَقَطَعَهَا قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ: وَكَانَ رَبِيبُ النَّبِيِّ ﷺ سَلَمَةَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، وَعُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ، فَعَاذَتْ بِأَحَدِهِمَا۔(12)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک عورت لائی گئی جس نے چوری کی تھی تو اس نے آپ کے ربیب کے ذریعے ﷺ سے سفارش کی، تو ﷺ نے فرمایا: اگر فاطمہ بنت محمد بھی ہوتی تو میں اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا، چنانچہ آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا ابوالزناد نے کہا آپ ﷺ کے ربیب سلمہ بن ابی سلمہ اور عمر بن ابی سلمہ تھے، اس نے ان دونوں سے ایک کے ذریعہ سے سفارش کروائی تھی۔

- **حضرت عمر بن ابی سلمہ بن عبد الاسد القرشیؓ**

انہیں یہ امتیاز ہے کہ ان سے کئی ایک احادیث مروی ہیں اور ان کو یہ بھی اعزاز حاصل ہے کہ یہ بنو مخزوم میں وہ صحابی ہیں جن کی سب سے آخر میں وفات ہوئی ہے۔ السیرۃ النبویہ للذہبی میں ہے:

یہ خندق کے روز عبد اللہ بن زبیرؓ کے ساتھ حسان بن ثابتؓ کے دستر خوان میں موجود تھے۔ اور یہ علیؓ کے ساتھ جنگ جمل میں بھی موجود تھے۔ حضرت علیؓ نے ان کو بحرین، فارس کا گورنر بھی مقرر کیا۔ ان کی وفات عبد الملک بن مروان کی حکومت میں سن 83ھ میں مدینہ میں ہوئی۔ امام ذہبی کہتے ہیں کہ بنو مخزوم میں یہ وہ صحابی ہیں جن کی وفات سب سے آخر میں ہوئی۔(13)

- **حضرت درہ بنت ابی سلمہؓ**

یہ رسول اکرم ﷺ کی سوتیلی بیٹی اور آپ ﷺ کے رضاعی بھائی کی بیٹی بھی تھیں۔ صحیح بخاری میں ہے:

أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: «وَتُحِبِّينَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ، وَأَحَبُّ مَنْ شَارَكَنِي فِي خَيْرٍ

أُخْتِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «إِنَّ ذَلِكِ لاَ يَحِلُّ لِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: «بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ»، فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَوَاللَّهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لاَبْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ، أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ، فَلاَ تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلاَ أَخَوَاتِكُنَّ(14)

زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہؓ نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ اے اللہ رسول ﷺ! میری بہن (غرہ)بنت ابی سفیان سے آپ نکاح کرلیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں یہ بات پسند ہے؟میں نے کہا جی ہاں کیوں کہ میں کوئی تنہا نہیں ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپ کی بھلائی میں میرے ساتھ میری بہن بھی شریک ہو جائے۔آپ ﷺ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! واللہ ایسی باتیں سننے میں آئیں ہیں کہ آپ ام سلمہ کی صاحبزادی درہ سے شادی کرنے والے ہیں؟آپ ﷺ نے دریافت فرمایا ام اسلمہ کی بیٹی سے؟میں نے کہا جی ہاں۔فرمایا اللہ کی قسم اگر وہ میری پرورش میں نہ بھی ہوتی تب بھی وہ میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔مجھے اور ابو سلمہ کو ماں ثوبیہ نے دودھ پلایا تھا(اس لیے وہ میری رضاعی بھتیجی ہے)تم لوگ میرے نکاح کے لیے اپنی بہنیں اور بیٹیاں نہ پیش کیا کرو۔

حضرت ام سلمہؓ کی اولاد میں سے جو ربائب نبی کریم ﷺ کے زیر کفالت تھے ان میں سب سے زیادہ معروف اہل علم وسیر کے نزدیک درہ بنت ابی سلمہؓ ہیں۔(15)

- **حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ**

یہ نہ صرف آپ ﷺ کی سوتیلی بیٹی ہیں بلکہ ان کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے اہل بیت میں بھی شامل کیا تھا۔المعجم للطبرانی میں ہے:

حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّهُ: دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَحَدَّثَتْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِالْحَسَنِ، وَالْحُسَيْنِ، وَفَاطِمَةَ، فَجَعَلَ الْحَسَنَ مِنْ شِقٍّ، وَالْحُسَيْنَ مِنْ شِقٍّ، وَفَاطِمَةَ فِي حِجْرِهِ، ثُمَّ قَالَ: «رَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، إِنَّهُ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» ، وَأَنَا وَأُمُّ سَلَمَةَ جَالِسَتَيْنِ، فَبَكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ:

«مَا يُبْكِيكِ؟» فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَصَصْتَ هَؤُلَاءِ وَتَرَكْتَنِي وابْنَتِي، فَقَالَ: «أَنْتِ وَابْنَتُكِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ»۔ (16)

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ وہ زینب بنت ابی سلمہؓ کے پاس گئے انہوں نے ان کو یہ حدیث بیان کی کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ ام سلمہؓ کے پاس تشریف فرما تھے، تو آپ کے پاس حسنؓ و حسینؓ اور فاطمہؓ آئے، تو آپ ﷺ نے حسنؓ کو ایک طرف اور حسینؓ کو دوسری طرف اور فاطمہؓ کو اپنی گود میں بٹھالیا۔ پھر فرمایا: اللہ کی رحمت اور اس کی برکات کا تم پر نزول ہو، اے نبی کے گھر والو! بے شک وہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا ہے۔ اس دوران میں ام سلمہؓ بیٹھی رہیں، چنانچہ ام سلمہؓ نے رونا شروع کر دیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا، اور پوچھا کہ تم کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: یارسول اللہ ﷺ آپ نے صرف ان کو خاص کیا، مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہاری بیٹی بھی اہل بیت ہیں۔

ان کے بارے میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ ایک بار نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لے کر آئیں تو آپ ﷺ غسل فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے چہرے پر پانی چھڑکا جس کی وجہ سے ان کے چہرے پر جوانی کے آثار نمایاں رہے حتیٰ کہ یہ بوڑھی ہو گئیں اور ان کے بارے میں یہ بھی منقول ہے "وكانت من افقه نساء اهل زمانها" کہ یہ اپنے زمانے کی خواتین میں سے نہایت سمجھ دار تھیں۔ ان کے بارے میں ابو رافع الصائغ کا کہنا ہے کہ جب بھی میں مدینہ کی کسی فقیہ خاتون کا تذکرہ کرتا ہوں تو زینب بنت ابی سلمہؓ کا کرتا ہوں۔(17)

السیرۃ النبویہ للذہبی میں ہے:

ان کا اصل نام برۃ تھا جس کو رسول اللہ ﷺ نے تبدیل کر کے زینب بنت ابی سلمہ رکھ دیا۔ یہ ام سلمہؓ کے ہاں حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں۔ یہ نبی کریم ﷺ سے بلاواسطہ بھی روایات کرتی ہیں اور چار امہات المومنین یعنی اپنی والدہ حضرت ام سلمہ، حضرت زینب بنت جحش، حضرت عائشہ اور حضرت ام حبیبہ رضوان اللہ علیہن اجمعین سے بھی بالواسطہ روایت کرتی ہیں۔ ان کی شاگردوں میں حمید بن نافع، عراک بن مالک، عروہ، علی بن حسین، قاسم بن محمد، عبید اللہ بن عبد اللہ، ابو قلابہ الجرمی، قلیب بن وائل، عمرو بن شعیب، محمد بن عمرو بن عطاء زینب بنت ابی سلمہ کا سگا بیٹا عبید اللہ بن عبد اللہ بن زمعہ اور دیگر بھی شامل ہیں۔(18)

- **حضرت ام کلثوم بنت ابی سلمہؓ**

ان کا مکمل نام ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد بن عبد العزیٰ المخزومیہؓ ہے یہ بھی نبی ﷺ کی ربیبہ ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ ام المومنین ام سلمہؓ سے کئی ایک روایات نقل کی ہیں۔

"عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: لَمَّا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ:«إِنِّي قَدْ أَهْدَيْتُ إِلَى النَّجَاشِيِّ حُلَّةً وَأَوَاقِيَّ مِسْكٍ، وَلَا أُرَاهُ إِلَّا قَدْ مَاتَ، وَسَتُرَدُّ الْهَدِيَّةُ، فَإِنْ كَانَ كَذَلِكَ، فَهِيَ لَكِ»، قَالَتْ: فَكَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، مَاتَ النَّجَاشِيُّ، وَرُدَّتِ الْهَدِيَّةُ، فَدَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ، إِلَى كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْ نِسَائِهِ أُوقِيَّةَ مِسْكٍ، وَدَفَعَ الْحُلَّةَ، وَسَائِرَ الْمِسْكِ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ"(19)

حضرت ام کلثومؓ سے روایت ہے کہ ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب اللہ کے رسول ﷺ نے مجھ سے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ مجھ سے فرمایا: "میں نے نجاشی کو ایک قیمتی سوٹ اور کستوری کے کئی اوقیے بھیجے ہیں اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ نجاشی فوت ہو گیا ہے اور تحائف واپس آجائیں گے۔ اگر تحائف واپس آگئے تو وہ سارے کے سارے تمہاری ملکیت میں ہوں گے۔ ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ معاملہ اسی طرح ہوا جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا، نجاشی فوت ہو گیا اور تحائف واپس آگئے اور نبی کریم ﷺ نے وہ تحائف اپنی بیویوں میں ایک ایک کستوری کا اوقیہ تقسیم کر دیا اور دیگر کستوری کے اوقیے اور قیمتی سوٹ ام سلمہ کے حوالے کر دیئے۔

- **حضرت حبیبہ بنت عبید اللہ بن جحشؓ**

ان کا مکمل نام حبیبہ بنت عبید اللہ بن جحشؓ ہے اور ان کی والدہ کا نام ام حبیبہ بنت ابی سفیان بن حربؓ ہے جو کہ بنیادی طور ان کی کنیت ہے جبکہ ان کا اصل نام رملہ بنت ابی سفیان بن حرب تھا جو کہ نبی ﷺ کی زوجہ ہیں، اسی نسبت سے حبیبہ بنت عبید اللہ نبی ﷺ کی ربیبہ ہیں۔ انہوں نے اپنی والدہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں سے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ ان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے اپنی والدہ سے حدیث رباعی ذکر کی ہے۔(20)

المعجم للطبرانی میں ہے:

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نَوْمٍ وَهُوَ مُحْمَرٌّ وَجْهُهُ، وَهُوَ يَقُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا

اللّٰهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ، مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ» - وَعَقَدَ سُفْيَانُ عَشَرَةً - قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ» قَالَ سُفْيَانُ: " أَحْفَظُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ أَرْبَعَ نِسْوَةٍ مِنَ الزُّهْرِيِّ، وَقَدْ رَأَيْنَ النَّبِيَّ ﷺ ثِنْتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِهِ أُمَّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ، وَثِنْتَيْنِ مِنْ رَبِيبَتَيْهِ: زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، وَحَبِيبَةَ بِنْتِ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَبُوهَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَحْشٍ مَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ۔(21)

زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے وہ حبیبہ بنت ام حبیبہؓ سے وہ اپنی والدہ ام حبیبہؓ سے وہ زینب بنت جحشؓ سے روایت کرتی ہیں۔انہوں نے فرمایا: ایک دفع رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو ان کا چہرہ سرخ تھا۔اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ عرب کے لئے تباہی اس شر سے آئے گی جس کا زمانہ قریب آگیا ہے آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا شگاف پیدا ہو گیا ہے۔(آپ ﷺ نے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کا حلقہ بنا کر وضاحت کی) ۔ سفیان نے دس کا حلقہ بنایا۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ کیا ہم ہلاک کر دئے جائیں گے اور ہم میں نیک لوگ بھی ہونگے ؟۔آپ ﷺ نے فرمایا:" ہاں! جب خباثتیں بڑھ جائیں گی"۔سفیان (راوی) نے کہا کہ زہری سے میں نے اس حدیث کو چار خواتین کی سند سے یاد کیا ہے اور ان چاروں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔ان میں سے دو آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام حبیبہؓ اور اور زینب بنت جحشؓ اور دو آپ ﷺ کی سوتیلی بیٹیاں ہیں زینب بنت ام سلمہؓ اور حبیبہ بنت ام حبیبہؓ،ان (حبیبہ) کے والد عبید اللہ بن جحشؓ تھے جن کی وفات حبشہ کی سرزمین میں ہوئی تھی۔

خلاصہ بحث

رسول اکرم ﷺ کی سوتیلی اولاد کے اعزازات اور امتیازات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کس قدر احسن انداز میں اپنی سوتیلی اولاد کی تربیت فرمائی تھی کہ نبی مکرم ﷺ کے زیر سایہ پلنے بڑھنے والی یہ تمام شخصیات نہ صرف معاشرے کے بہترین افراد بنے بلکہ دین اسلام کی اشاعت میں یہ سب آپ ﷺ کے دست و بازو بنے رہے اور انہوں نے اپنی بساط کے مطابق دین اسلام کی بہترین خدمات سرانجام دیں۔۔یقیناً یہ آپ ﷺ کا حسن سلوک اور پدرانہ محبت ہی تھی کہ آپ ﷺ کے حرم میں 12 ربائب (سوتیلی اولاد) زندگی بسر کر رہے تھے کہ کبھی بھی

کوئی ناخوش گوار واقعہ سامنے نہیں آیا۔ "رسول اکرم ﷺ کی سوتیلی اولاد کے اعزازات، امتیازات اور تخصصات" کے مطالعہ سے جو رہنمائی حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے:

سب سے پہلے تو موجودہ معاشرہ میں اس آگاہی کی ضرورت ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے سوتیلی والدہ یا سوتیلا والد اپنی سوتیلی اولاد کے لیے محرم کا درجہ رکھتے ہیں اور سوتیلے والد کے لیے اپنی منکوحہ بیوی کی ایسی بیٹی کی جو اس کے پہلے شوہر سے پیدا ہوئی ہو، اس کی وہی حرمت ہے جو اس کی اپنی سگی/ حقیقی بیٹی کی ہوتی ہے۔ سوتیلی والدہ کے لئے اس کے سوتیلے بیٹے کی حیثیت وہی ہے جو اس کے حقیقی/ سگے بیٹے کی ہے۔

سوتیلے رشتوں کو قریب لانے کے لیے دلوں میں وسعت، وقت، توجہ اور خلوص نیت بہت ضروری عناصر ہیں۔ سوتیلے والدین کو تحمل اور برداشت سے کام لینا چاہئے اور انہیں اس بات کا علم ہو کہ دلوں میں محبت ایک دن میں نہیں پیدا کی جاسکتی، اس کے لئے جہد مسلسل کی ضرورت ہوتی ہے۔

سوتیلے والدین کو چاہئے کہ وہ سوتیلے بچوں کو اپنے اوپر بوجھ نہ سمجھیں بلکہ اسوہ حسنہ کو سامنے رکھتے ہوئے ان سے بہترین تعلقات پیدا کریں اور احسن انداز میں ان کی تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں تاکہ سوتیلے بچے معاشرہ کے لئے مفید اور کار آمد افراد بن سکیں۔

موجودہ دور میں فرسودہ سوچ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے سوتیلے رشتوں کو اپنانے کی ضرورت ہے تاکہ بیوہ یا مطلقہ خواتین اپنے سابقہ شوہر کی اولاد کو اپنی دوسری شادی میں رکاوٹ نہ خیال کریں۔

پرنٹ، الیکٹرانک اور سوشل ذرائع ابلاغ کو سوتیلے رشتوں کے مثبت کردار کو سامنے لانا چاہیے تاکہ اس رشتے میں بندھنے والے نئے سوتیلے والدین کو اپنے کردار کی تصحیح کا موقع ملے۔ کیونکہ عہد حاضر میں بھی بہت سے ایسے سوتیلے والدین موجود ہیں جو سوتیلی اولاد کے ساتھ مخلص اور محبت کرنے والے ہیں۔

سوتیلے والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اکرم ﷺ کے اسوہ کو سامنے رکھتے ہوئے نبوی اصولوں اور ضابطوں کے تحت ایک نئے مخلوط خاندان کی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔

حوالہ جات وحواشی

[1] ۔ الدینوری، قاضی ابو بکر احمد بن مروان بن محمد، المالکی، المجالسۃ وجواہر العلم، دار ابن حزم، لبنان بیروت، 436/1

[2] ۔ طحاوی، أحمد بن محمد، ابو جعفر، شرح مشکل الآثار، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1415، 322/6

[3] ۔ القرطبی، یوسف بن عبداللہ، ابو عمر، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، دار الجیل، بیروت، 1412، 489/1.

[4] ۔ الطبراني، سلیمان بن أحمد، معجم الکبیر للطبرانی، مکتبۃ ابن تیمیۃ–القاھرۃ، 1415، 155/22، حدیث نمبر 414.

[5] ۔ الطبراني، سلیمان بن أحمد، المعجم الاوسط للطبرانی، دار الحرمین-القاھرۃ، 131/4، حدیث نمبر 3794

[6] ۔ العسقلاني، أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر، ابو الفضل، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، دار الکتب العلمیۃ–بیروت، 1415، 696/1

[7] ۔ ابن الأثیر، علي بن أبي الکرم محمد بن محمد، ابو الحسن، الشیبانی، أسد الغابۃ في معرفۃ الصحابۃ، دار الکتب العلمیۃ، 1415، 71/3

[8] ۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 418/3

[9] ۔ ابن سعد، محمد بن سعد، أبو عبداللہ، الطبقات الکبریٰ، دار الکتب العلمیۃ–بیروت، 1410، 12/8، الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 347/8

[10] ۔ بَکري، حسین بن محمد بن الحسن الدِیّار، تاریخ الخمیس في أحوال أنفس النفیس، دار صادر–بیروت، 306/1

[11] ۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 641/2

[12] ۔ الشیباني، أحمد بن محمد بن حنبل، مسند أحمد، مؤسسۃ الرسالۃ، 1421، حدیث نمبر 15247

[13] ۔ اذہبی، محمد بن أحمد، شمس الدین، ابو عبداللہ، سیر أعلام النبلاء، مؤسسۃ الرسالۃ، 1405، 408/3

[14] ۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، كِتَابُ النِّكَاحِ، بَابُ وَأَنْ تَجْمَعُوا بَيْنَ الأُخْتَيْنِ إِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ، حدیث نمبر 5107، دار طوق النجاۃ، 1422

[15] ۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 1835/4

[16] ۔ المعجم الکبیر للطبرانی، 281/24، حدیث نمبر 713

[17] ۔ الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 160/8

[18] ۔ سیر أعلام النبلاء، 201/3

[19]- الدارمي، محمد بن حبان بن أحمد،صحيح ابن حبان،كِتَابُ الْهِبَةِ،باب ذِكْرُ إِبَاحَةِ أَخْذِ الْمُهْدِي هَدِيَّةَ نَفْسِهِ بَعْدَ بَعْثِهِ إِلَى الْمُهْدَى إِلَيْهِ وَمَوْتُ الْمُهْدَى إِلَيْهِ قَبْلَ وصُولِ الْهَدِيَّةِ إِلَيْهِ، حديث 5114، مؤسسة الرسالة – بيروت، 1414.

[20]- أسد الغابة في معرفة الصحابة، 1330/1.

[21]- المعجم للطبرانی، 52/24، حدیث نمبر 137